

جلد ۳۳
ایڈیشن ۱۰۰۰



شماره ۳۴
شرح چنڈہ

سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پورچما ۲۰ پیسے

REGD. NO. P/GDP-3

THE WEEKLY BADR QADIAN

محمد علی قادیانی
ناشر
جاویدا قبال اختر

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ مارچ (برق) سیدنا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صحت کے متعلق انقضائے شائع شدہ مرضہ ۲۱ مارچ کی اطلاع منظر پر ہے کہ - طبیعت خرابی کے لئے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

اجاب اپنے محبوب امام بہام کی محبت دلائی دوازہ روزہ معارضہ عالمی میں فائز المذاہب کے لئے درودوں سے دعا میں جاری رہیں۔
قادیان ۲۱ مارچ (برق) محرم حاجزادہ مرزا دہم احمد صاحب مدظلہ کے لئے روزہ ۲۴ کو جمعہ ملا کر امام درودین کرام پڑھ کر انفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ عجاب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نے آپکا سفر سفر میں محفوظ فرمائے اور نافر رہے آمین
— مقدس خاندان کے دیگر افراد میں قادیان میں بقیہ اللہ تعالیٰ عنہم سے ہمیں الحمد للہ
— حضرت مرزا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر قادیان سے جلد درودین کرام لیکھ لکھنے فریست سے ہمیں بخوشی

۲۱ مارچ اول اول ۱۳۹۵ ہجری ۳ شہادت ۲۵۲ اش ۳۱ اپریل ۱۹۷۵

خلاصہ خط جمعہ

روہ ۱۳ مارچ (جمو المارک) سیدنا حضرت فخر البیوع الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سہ ماہی میں نماز جمعہ پر دعائیہ خطبہ جمعہ میں حضور نے گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں سورۃ الملک کی ابتدائی پانچ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ مشن علی کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے اور ان آیات میں بنیادی صفت خَلْقُ سَمِیعٍ سَمِیعٌ طیباً قانماً بیان فرمائی ہے یعنی ہر کس کے آسمان پیدا کے جو درجہ بدرجہ نیچے ادا پر اور باہم موافق ہیں حضور نے فرمایا ان ظاہری آسمانوں کی طرح روایت کے بھی سات آسمان ہیں جن کے لئے مجاہدہ محنت اور عاجزاں ریلوں کا تقابہ کرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے واس کو اسی طرح پیکرنا فرمادی ہے۔ کہ خواہ کچھ ہو جائے انسان اسے نہ چھوڑے اور اس کا مظہر بننے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کے خلق میں جس طرح کوئی تقاد یا تقاد نہیں اسی طرح انسان کی زندگی میں کوئی اندر دنی تقاد نہیں ہونا چاہیے اس میں ہر لحاظ سے پوری کامیابی کا راز مضہ ہے۔ اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ پچھلے سال دنیائے جماعت کے کار کا ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ اس کے کار میں جس تقاد پہن تھا اور جانتے اپنے کار کے آثار کر دکھایا کہ انہوں نے خدا کو جالی سمیٹا ہے اور اسی ان کی زندگی ہے۔ وہ دکھ رہے جارہے تھے اور پھر وقت آنے پر انہوں نے خود کو دینے دلاں کے ساتھ حسن سلوک دہر دہر کا مظاہرہ کیا۔ جماعت کا اصل مقیم ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے چاہتا ہے کہ جماعت

لوکلہ انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام قادیان میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب

سیرت مسیح موعود کے مختلف پہلوؤں پر علماء سلسلہ کی مطبوعاتی تقاریر

لپورٹ مرتبہ بحکم مولوی عنایت اللہ صاحب شذائی

تیسری تقریر بحکم مولوی کبیر احمد صاحب خادم نے

بہشت مسیح موعود کے اغراض و مقاصد

کے عنوان پر کی آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل مسلمانوں کی حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت زمین و آسمان کی یہ آواز تھی کہ اس زمانہ میں ہی مسیح موعود کو آنا چاہیے۔ بدلازاں بہشت مسیح موعود کی تین اہم اغراض بھی اچھائے دیئے، غلبہ آسلاہ اور خدمت قرآن کو تفصیل سے بیان کیا۔

چھتر تقریر بحکم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے

صداقت مسیح موعود علیہ السلام

کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گذشتہ انبیاء کی طرح قادیان کی ایک چوٹی ہی اور گتنام لبتی میں سہولت کئے گئے۔ اپنے بنگانے آپ کے مخالف ہو گئے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ترقی عطا فرمائی جس کی تیز لڑ (باقی صفحہ پر دیکھیں)

ظہر الفساد فی البر والبحر کا دور دورہ تھا۔ ایسے وقت میں آپ نے آکر اسلام کی برتری کو ظاہر فرمایا اور سعادت کا زبردست مقابلہ کیا۔ ایدہ مقرر موصوف نے بیعت ادنیٰ کی اہمیت بخوبی واضح کر کے بتائے اس کی تاریخی اہمیت بیان فرمائی اور یہی تقریر کو دس مشائخ طبیعت سنا کر ختم کیا۔ دوسری تقریر بحکم سعادت احمد صاحب مسلم جامعہ اہدیہ قادیان نے

حضرت مسیح موعود کا منصب اور مقام

کے عنوان پر کی آپ نے امدادیت کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کا مقام انتہا ارفع تھا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو کہا کہ جو تم میں سے میری امت کے مسیح موعود کو پائے اسے چاہئے کہ وہ اس تک میرا سلام پہنچائے آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتبار سے گذشتہ انبیاء سے بڑھ کر تھا اس لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً لیکر جاری اللہ فی حلالہ الہ دنیا ع
ایدہ علم محمدی دست صاحب اور معلم جامعہ اہدیہ نے درمکین سے نظم پڑھ کر سنائی

قادیان ۲۲ مارچ (برق) آج یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب نہایت شاندار رنگ میں منائی گئی۔ جیسے قادیان کے تمام مردوں اور عورتوں نے فجر بردہ کی رعایت سے شرکت کی۔ جہر کا اندہ مسجد اقصیٰ میں ٹھیک نو بجے نیر صلاحت حضرت الحاج مرزا عبدالعزیز صاحب امیر مقامی ہوا۔ تاوت سکران کریم بحکم مولوی نور اسلام صاحب نے کی اور نظم عزیزم وحید الدین صاحب نے پڑھی پہلی تقریر بحکم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہ مدرس مدرسہ احمدیہ نے

یوم مسیح موعود اور بیعت اولیٰ کی تاریخی اہمیت اور اس کا پسے منظر

کے عنوان پر کی اپنی تقریر کے ابتدا میں ۱۲ لفظ کی اہمیت کو واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ آج کا دن نہ صرف تاریخ بہت بلکہ تاریخ اسلام میں ایک اہم دن ہے جسے بارے میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء نے خبر دی ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت مسلمانوں کی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کی استعداد کمزور حالت تھی کہ انہیں جماعتیت غالب آ رہی تھی

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ شہادت ۲۵۲

شاہ فیصل کا افسوسناک قتل!

خالد بن عبدالعزیز سعودی عرب کے نئے حکمران مقرر

نہدین عبدالعزیز کو ولیعہد بنا دیا گیا

گذشتہ تیرہ روزوں کے دوران ریاض ریڈیو نے اپنے پروگرام کو روک کر ریڈیو ناک خیر نشہ کی کہ شاہ فیصل کو ان کے بیٹے فیصل بن سعود بن عبدالعزیز نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ شہر میں یہ بتایا گیا کہ مرحوم شاہ آج صبح جب اپنے سرکاری کاروں میں مشغول تھے تو ان کا یہ یقیناً ان کو عید میلاد النبی ص م کی مبارکباد دینے آیا۔ اور شہر میں پہنچنے پر ریڈیو نکال کر ان پر گولیوں کا پلٹا۔ اور سخت زخمی حالت میں شاہ کو ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ اناجیڈہ دارا الفیہ راجعون۔ ریاض ریڈیو نے یہ بھی بتایا کہ شہزادہ فیصل بن سعود کا دماغ ٹھیک نہیں ہے۔ مرحوم شاہ فیصل کی عمر ۶۹ سال تھی۔ آپ ۱۹۶۴ میں اس وقت برسر اقتدار آئے جب دزدانوں کی کولسل نے آپ کے بڑے بھائی شاہ سعود کو تخت سے محروم کر دیا تھا۔ اس طرح ان کی کل مدت حکومت گیارہ برس ہوئی۔

شاہ فیصل کے افسوسناک قتل کی ریناگاہی خبر تمام عالم اسلام پر ایک بھلی کی طرح گری اور سب جگہ صعب نام بچھ گئی۔ ریاض ریڈیو کی نشری الملاح کے مطابق اگلے روز یعنی ۲۴ مارچ شہر کو عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ اور تدفین عمل میں آئی۔ زار پائی تھی۔ اس لئے مختلف ممالک کے سربراہ اور نمائندے تجزیہ و تحقیق میں شرکت کے لئے پہنچنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ شاہ اردن و سعودیہ موریتین منہ مشر فیضان الدین بنی الحداد اور مصر کے صدر مشر انور سادات، صدر الجزائر پیر مدین، قطر اور بحرین کے حکمران۔ صدر شاہ حافظ الاسد مدد شریس مشر صیعب بلو رقیہ امریکہ کے نائب صدر مشر راک فیلیپ پاکستان کے وزیر اعظم مشر یحییٰ ڈیخرو وغیرہ شامل ہوئے۔

۲۴ مارچ کو شاہ فیصل کا جنازہ اٹھنے سے قبل شاہ خالد بن عبدالعزیز کو نہایت سادہ طریق پر مملکت سعودیہ عربیہ کا فرمانا بل پر طر پر حکمران بنایا گیا۔ شاہی محل میں یہ تقریب چلنا گھٹ تک جاری رہی۔ شاہی خاندان کے تمام افسردہ مذہبی رہنماؤں اعلیٰ فوجی کمانڈروں اور قبائلی سرمدوں نے اپنی دُعاؤں کا اقلین دلایا۔ واضح رہے کہ مملکت سعودیہ عربیہ میں کوئی تاج و تخت نہیں ہے۔ اس لئے دہاں کوئی رسم تاج پوشی عمل میں نہیں آئی۔ بلکہ دہاں کی طریقت کار کے مطابق نہایت سادہ طور پر یہ تقریب عمل میں آئی ہے۔

نئے شاہ خالد نے ریڈیو سے اپنا پیغام نشر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ میں مرحوم شاہ فیصل کی پالیسیوں پر چلوں گا۔ اور ان کے مشن کو جاری رکھوں گا۔ اس طرح ریڈیو سے نئے سربراہ مملکت کی یہ پہلی تقریر تھی۔ اس موقع پر شاہ خالد کے چھوٹے بھائی ۵۳ سالہ شہزادہ نہد کو ولی عہد بنانے جانے کا اعلان بھی کیا گیا۔

نہد کو جنازہ مرحوم شاہ فیصل کا جنازہ سننے یا دشاہ خالد بن عبدالعزیز کی تہاوت میں مسجد سے ریاض کے ایک عام قبرستان میں سپرد خاک کئے جانے کے لئے روانہ ہوا۔ جہاں ہزاروں نفوس کی موجودگی میں مرحوم شاہ فیصل کو مرحوم کے والد اور مملکت سعودیہ کے بانی شاہ عبدالعزیز بن سعود کے پہلے میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جیسا کہ خَلْقَانَا كَمْ دَرَفْنَا لِمَشْرُكِكُمْ دَرَفْنَا نَشْرُكَكُمْ تَارَةً آخِرِي۔ شاہ فیصل مرحوم ملک عبدالعزیز بن سعود کے تیسرے لڑکے تھے ان کے ۲۲ برس عمر سے بھائی تھے وہ ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے ۱۹۶۴ء میں بادشاہ بنے۔ مرحوم شاہ فیصل نے اپنے ملک میں نظامی کا اُسٹاد کیا۔ تعلیم کو فروغ دیا۔ سرکاری تیل ایجنسی کا قیام

عمل میں آئے۔ اپنے ملک کی صنعتی اور زرعی ترقی کے لئے بہت سے اقدامات کئے۔ تیل کی دولت کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے استعمال کر کے سووی شہر کو باہل جدید شہر بنا دیا۔ جہاں دنیا کی تمام آسائشیں مہیا ہیں۔ مرحوم شاہ فیصل کو عرب اتحاد کی علامت کہا جاتا ہے۔ ان کی تیل کی طاقت تمام عرب ممالک کی طاقت سے زیادہ تھی۔ اس طرح وہ مغربی ایشیا کی سب سے بڑی اقتصادی قوت کے مالک تھے۔ ۱۹۶۳ء کی جنگ رمضان میں تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک نے تیل کو بلوچر پھینکا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تو کہا جاتا ہے کہ مرحوم شاہ فیصل کا کردار ناگوارانہ حیثیت رکھتا تھا۔ اسی طرح امریکہ کی اسرائیلی فوجیوں کو تبدیل کرانے میں بھی شاہ فیصل کا بڑا ہاتھ تھا۔ انہیں کے دباؤ نتیجہ تھا کہ کینیڈا نے ہٹنر میز سے پیچھے ہٹنے پر اسرائیل کو آمادہ کیا۔ شاہ فیصل کے عہد میں اپنے ملک کے تیل کی بڑی ملکیت اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد وہ لا اہتیا دولت کے مالک ہو گئے جس سے اپنے تمام کی حالت بہتر بنانے میں اور تیسری دنیا کی مدد کے لئے کام میں لگے رہے۔ سعودی عرب نے گذشتہ سال ۲۳ ارب ۸۹ ارب ڈالر کا پٹرول فروخت کیا۔

شاہ فیصل اپنے دور اقتدار میں حکومت کے اخراجات میں بڑے شہزادوں اور امیروں سے مشورہ کرتے۔ لیکن فیصلے سب ان کے ہی ہوتے۔ ان کی کوئی باقاعدہ مجلس شوریٰ یا پارلیمنٹ نہ تھی۔ جیسی کہ بحرین اور کویت میں ہے۔

ناتمیزات انڈیا تھی دہلی کے سمجھنے کے بموجب شاہ فیصل کے ولی تعادل کے بغیر شام و اردن کی کاڈی ریاستیں اسرائیل کے خلاف جنگ کے لئے تیار نہ ہو سکتی تھیں۔ تیل کو بلوچر پھینکا استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اور جنگ رمضان کا نتیجہ مختلف ہو سکتا تھا۔ اس لئے صدر ساتات، صدر حافظ الاسد کا مانند بھی اسرائیل کے خلاف جنگ میں فتح کے معاہدوں میں امریکہ کی مغربی ایشیا سے متعلق پالیسی کو تبدیل کرانے میں کسی بھی دوسرے شخص کے مقابلے میں ان کا حصہ زیادہ تھا۔ دہلی (۱۹۶۳ء) کہا جاتا ہے کہ شاہ فیصل نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی زندگی میں آزادیت،

المقدس میں سب افضلیتیں مانگا کر ان کی اس مانگہاں اٹھا کر دفات کے نتیجہ میں ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ اپنے گیارہ سالہ دور اقتدار میں جس طور پر انہوں نے اپنے ملک کی خدمات میں اور حرمین شریفین کی توسیع وغیرہ کے کالوں میں دلچسپی لینے رہے۔ صلاحوں کی نگاہ میں قابل احترام وجود تھے۔ انہوں نے نہ صرف بڑے بڑے دیگراہات اور عالمی مسائل پر غور رکھنے اور ضرورتاً تصفیہ طاقت کے مالک ہونے کے سبب عالم شہرت کے لفظ روز پر پہنچنے ہوئے تھے تمام قدرت کو بھی منظور تھا کہ وہ اس وقت اس دار فانی سے کوچ کر جائیں جبکہ تمام عالم اسلام کی طرف سے باوجود عالم عرب کی طرف سے بالخصوص یہ کہا جاتا تھا کہ اب شاہ فیصل کی بہت ضرورت تھی۔ لیکن قدرت کے ملاز کو کون پاسکتا ہے

اس کا فیصلہ برحق ہوتا ہے۔ اور وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ بہر حال اب حرمین کے جانشین اور دنیا کے عرب کے رہنماؤں پر زیادہ ذمہ داری آن پڑی ہے۔ خواہ کرے کہ وہ حقیقت پسندانہ تعبیر کے ساتھ آنے والے حالات کا مقابلہ کریں اور اسلام کی سر بلندی کے لئے سیاسی جدوجہد میں لگے رہنے کے ساتھ اپنی روحانی حالت کی طرف توجہ کریں۔ اور اس عجیب لفظ قرآنی کو فراموش نہ کریں جو آیت کریمہ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَعْلُوْنَ اَنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ کے آخری حصہ میں نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اس کی بدولت ہی مسلمانوں کو تمام قسم کی سر بلندیوں اور حقیقی علیہ موقوف ہے۔!! و بِاللّٰهِ اَلْمَوْفِیْقِ

ایک اور خبر

ریاض ۲۱ مارچ گذشتہ منگل کو سب کو سب کہاں شاہ فیصل کے ملاقات کیلئے آئے تھے تو وفاقی انتظامات میں زری سے فائدہ اٹھا کر ایک جوان بھی کو قتل ملا تھیوں کے ساتھ بیان کیلئے شاہی ہاں میں پہنچا اور کسی نے اس کے بارے میں نہ پوچھا۔ اگرچہ اس دن ہم عید میلاد النبی تھا۔ لیکن شاہ فیصل اپنے سول کے مطابق دفتر میں کام کر رہے تھے۔ اس وقت تقریباً ۱۰ بجے تھے۔۔۔۔۔ جب شاہ فیصل کو قتل ڈرہر سے بھنگی ہوئے تو فوجیوں نے شہزادہ دو میٹر سے بھی کم دوری پر گھڑا تھا۔ کوئی ڈرہر کا فیتر مقدم کرنے کے بعد جب شاہ پٹے تو یہ قاتل بڑی تیزی سے آگے بڑھا۔ اور اس نے ایک گھبراؤ کار پستول اپنی جیب سے نکال لیا۔ جسے عام طور پر لیڈر گن کہا جاتا ہے۔ ابھی دو پستول نکالنے ہی والا حکم شاہ (راتی صلا کام سے ونگ پر دیکھی)

ہم گھوڑوں سے لڑے گئے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہمیں ایسا کرنے کی تلقین فرمائی ہے!

گھوڑے خود پالیں ان پر سواری کریں اور انہیں لمبا اور تیز چلنے کی عادت ڈالیں

ہر وقت سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے اختتام پر یہ یادداشتیں خلیفۃ المسیح الثالث علیہ السلام کا خطاب

فرمودہ ۲۳ سبتمبر ۱۲۵۲ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۶۵ء بمقام بلاہ

اپنے دائرہ استعداد کے اندر یہ طاقت بخشی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش اپنی زندگی میں پیداکر کے اسی طرح اپنے دائرہ میں اپنے کمال کو پہنچ سکتا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائرہ میں کمال کو پہنچے تھے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ استعداد کی وسعت اس قدر زیادہ ہے کہ کسی مان نہ وہ بچہ نہیں جناس کا دائرہ ترقی اور دائرہ نشوونما اتنا بڑا ہو کہ جتنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اور پھر دوسری مخلوق ہے۔ دوسری مخلوقات میں سے بعض کی خیر کم ہے اور بعض کی زیادہ۔ بعض کی خیر ترقی ہے۔ اور بعض کی اس ذہنی زندگی کی استعداد کم ہے۔ چنانچہ جس مخلوق کی خیر یا بھلائی کا دائرہ انسان کی خدمت کے لحاظ سے قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک گھوڑا ہے۔ جیسا کہ ابھی پورٹ میں ایک حدیث پڑھی گئی تھی، گھوڑے کی پیشانیوں میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے لئے قیامت تک کے لئے

خیر اور بھلائی

اور فائدہ مقرر رکھا ہے۔ بس ہم اس لئے گھوڑے سے پیار کرتے ہیں کہ قرآن عظیم نے ان سے پیار کرنے کی ہمیں تلقین کی ہے۔ پہلے انبیاء کا نوحہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دن صحابہ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے کے جسم کو اپنی چادر کے ماتہ صاف کر رہے تھے اور اس سے بڑا پیار کر رہے تھے۔ صحابہؓ وہ لوگ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دینے والے تھے۔ اس موقع پر وہ آگے بڑھے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ کام کرتے ہیں آپ کیوں تکلیف فرما رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں خود یہی یہ کام کر دوں گا۔ کیونکہ میرے خدا نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ تم ایسا کرو۔ اس طرح گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امت مسلمہ اور نوحہ انسانی کے لئے ایک نمونہ قائم کر دیا کہ گھوڑوں کے اندر جو برکت رکھی گئی ہے۔ اس کو کس طرح خدا تعالیٰ کے پیار میں اور اس کی رضا جوئی کی خاطر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

پس گھوڑے بذات خود کوئی چیز نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کا حفاظ کرتے ہوئے حجر اود سے کہا کرتے تھے کہ مجھے پتہ ہے کہ تو کالے رنگ کا ایک معمولی بچتر ہے۔ اور اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن مجھے حکم ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگی کر دوں اور جو نگوں

خدا تعالیٰ کا ایک مطیع بندہ

ہوں اس لئے تجھ سے پیار کرتا ہوں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ سے پیار کرتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں بھی تجھ سے پیار کرتا ہوں۔ اسی طرح ہم بھی گھوڑوں سے اس لئے پیار کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پیار کیا۔ ہم گھوڑوں سے پیار کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں

تسبیح و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
"گھوڑوں کے سلسلہ میں قرآن عظیم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذریعے ایک نیا دی حقیقت یہ بتائی ہے کہ
رَأَى أَحَبِّتُ حَبَّ الْخَيْرِ عَنِ ذِكْرِ رَدِّي
(من ۳۸ : ۳۳)
کہیں سلیمانؑ الخیر سے اس لئے محبت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی پیداکردہ یہ اچھی مخلوق یہ خیر مجھے اللہ تعالیٰ کا یاد دلاتی ہے۔ ہمارے لئے محسن اعظم علی الصلوٰۃ والسلام کے بعد

سب سے بڑی خیر

جو ایک دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی شان دکھانے والی ہے۔ وہ امت محمدیہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران ۳ : ۱۱۱)
امت محمدیہ کے جو افراد حقیقی طور پر اور صحیح معنی میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے اور آپ کے امر و حسنہ کا عکس اپنے وجود میں ظاہر کرنے والے ہیں وہ امت محمدیہ کے بہترین افراد ہیں۔ دوسرے غریب المخلوقات سے نرا انسانیت ہے۔ یعنی نئی نوع انسان ہیں۔ جنہیں اشراف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔ اور نئی نوع انسان میں ایک وہ انسان کا ملن علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہوا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم میں یہ مذکور ہے
"قُلْنَا إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" (الحکفہ ۱۸ : ۱۱۱)

یعنی بشر ہونے کے لحاظ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بشر کے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے ہی بشر ہیں جیسے کوئی دوسرا بشر۔ اور ہر دوسرا بشر بشر ہونے کے لحاظ سے ویسا ہی بشر ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس یہ وہ شرف انسانی ہے جس پر اسلام نے بڑا زور دیا ہے۔ نوع انسانی کے شرف اور عزت کو قائم کرنے کے لئے دنیا میں پہلی بار قرآن کریم نے دعویٰ کیا۔

عرض

شرف انسانی کا قیام

اس "خیر" کی محبت کا نتیجہ ہے جس سے بنیادی طور پر دو باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں ایک یہ خدا کی پیداکردہ اچھی چیزوں سے ہم اس لئے پیار کرتے ہیں اور ان سے اس لئے تقرب رکھتے ہیں کہ وہ ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتی ہیں۔ اور سب سے زیادہ یاد دلائے والی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ذات باری کا منظر آئینہ قرار دیا ہے۔ آئیے ہی زندگی میں ہم نے اللہ تعالیٰ سے کئی مہفات کے کامل اور مکمل نمونہ دیکھے۔ اور جیسے کہ میں پہلے بھی لکھا تھا بار بار بتا چکا ہوں ہر انسان کو اپنے

شاہ فیصل کا قاتل

شاہ فیصل کے ۲۸ سالہ قاتل برنس فیصل بن سعود بن عبدالعزیز کے بارہویں ابتدائی خیریں بتائی گئی تھیں کہ اس کا دامنی قانون درست نہیں تھا۔ وہ بعد میں اسے زبردستی بیاہا کہ اس سے پوچھ گچھ جاری رہی۔ ماہر ہی لہری اس کے دماغ کی کیفیت کا بھی واضح جائزہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ ۳۰ مارچ کے لشکر میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹروں نے قاتل برنس فیصل کو صبح اللہ صبح قرار دیا ہے۔ اب اسے شرعی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ اور شرعی فیصلہ کے تحت برسر عام اس کا سر تشم کر دیا جائے گا۔

احمد علیہ الرحمہ ۲۹ مارچ میں بیروت کے اخبار السفیر اور کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ۔

"ہو سکتا ہے کہ قاتل نے شاہ فیصل کو اس لئے قتل کیا ہو کہ وہ اپنے بھائی برنس خالد کی ہلاکت کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ جو پانچ سال قبل اس وقت پولیس کی گولی کا نشانہ بن گیا تھا۔ جب اس نے اپنے گروہ کے آدمیوں کے ساتھ سرکاری ٹیبلی ڈیزائن اسٹیشن پر حملہ کیا تھا۔

بتایا جاتا ہے کہ برنس خالد بہت ہی عقلمند پسند تھا۔ اور اسے بہ بات نالیند صحیح کو ٹیبلی ڈیزائن جیسی شیطانی چیز کا سودی عصب میں اجسرا کیا جاسکتا ہے۔ وہ مغربی نظریات کے سمت خلاف تھا۔ اور وہ اپنی تحریک کا کثیر پیروں سمجھا جاتا تھا۔ خود وہ ٹیبلی کا بھی اس تحریک سے تعلق تھا۔ لیکن وہ اپنی مملکت کو جدید ترقی سے ڈر کر رکھنا چاہتے تھے۔ ایک طبقہ جس کا سربراہ خالد بن سعود تھا۔ اس کے خلاف تھا۔ اس نے ۱۹۹۹ء میں مظاہر کیا۔ اور ٹیبلی ڈیزائن کا قتل عام کو روکتا چاہا۔ لیکن وہ پولیس کی گولی کا نشانہ بن گیا۔ اس وقت فیصل بن سعود سان فرانسسکو کے ایک اسٹڈنٹ کالج میں زیر تعلیم تھا۔ بعد میں اسے کو ریڈیا دوسٹا ہر ٹریک ایک ریاست) کی یونیورسٹی میں داخلہ کو دیا گیا۔ اور آخریکے یونیورسٹی آفسیوں کو نشانہ میں داخل کیا گیا۔ کو ریڈیا یونیورسٹی کے افسران کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ اسے اکتوبر ۱۹۹۱ء میں ایل۔ ایس۔ ڈی (دشمنی گولیاں) خوددست کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ برکے میں ایک امریکی لائی کرستین لڑکا اس کی دست بن گئی تھی۔ جو ۵ سال تک اس کے ساتھ رہی اس کی عروس رہنا ۲۱ سال تھی۔ اس نے ایک ملاقات میں کہا ہے۔ "جو کچھ ہوا اس کا یقین نہیں کر سکتی یہ نہایت ہی دھماکا خیز خبر ہے اور وہ ایسا کرے گا میں اس کا قہور تریک نہیں کر سکتی تھی۔ برنس فیصل نے ۱۹۹۱ء میں برکے یونیورسٹی سے ایم۔ اے کے ڈگری حاصل کی تھی۔ اور کئی شہزادوں کی اپنی امریکی عہدہ سروس ملاقات کے کے سودی عصب داہیں لگیا تھا۔ نما اس وقت لاس انجلس میں رہتا ہے۔"

(المجلیۃ دہلی ۲۹ مارچ ۱۹۹۲ء)

سات ستمبر

خیر نکر روزہ ۱۵ اہلہ ماہرم ایم اسے کاچرنت نکر نماز ہر امام حاجتبات ہوش تابی

مالک لولاک تیرے نام یواہم بھی ہیں
اک نگاہ لطف در دست بدل گرفتہ ہم بھی ہیں
آسمان کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آگئے
اس بھوکا دنیا میں سولی بے سہارا ہم بھی ہیں
اجنبی اور آشنا سب نے نگاہیں پھر لیں
بیکار گداب غم میں اہلہ تو تہنا ہم بھی ہیں
عابد و معبود کے رشتے کا ٹھوکا واسطہ
پھر نگاہ لطف کے لڑاں درخشاں ہم بھی ہیں
اتصال در امتحان مقل نے جاتے ہیں ہم
ابتداء در انتظار رحمت کے خواہاں ہم بھی ہیں
یہ گفتن بے چارگی یہ کرب یہ آزر دہی
مہر کی طاعت غایت ہو کر گیاں ہم بھی ہیں (مفتول نہت روزہ پندرہ ۱۱)

کہ دنیا کو یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا کہ قیامت تک کے لئے گھوڑے میری امت کو بھلائی اور خیر کے سامان پہنچاتے رہیں گے۔ آیت کی امت آیت سے اتنا پیار کرنے والی ہے کہ آیت کے اس زبان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق سے جسے ہم گھوڑے کہتے ہیں امت مسلمہ قیامت تک برکت حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہے گی جیسا کہ ابھی پورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس نورنا منٹ میں کچھ ترقی تو ہوئی ہے۔ لیکن اتنی نہیں ہوئی جتنی ہماری خواہش ہے۔ صرف ۳۲ جاعتوں کے گھوڑے یہاں پتھے ہیں۔ حالانکہ ہماری جاعتوں کی تعداد ہزاروں تک چاہیے ہے ایک جاعت میں کم از کم ایک گھوڑا تو ہونا چاہیے خواہ دیسی ٹیڑھی کیوں نہ ہو۔ یہ بھی بڑا کام آتی ہے۔ ۲۰ میل کی دور میں اس ٹیڑھے زبان حال سے ہماری طرف مزہمڑ کر بڑی شان کے ساتھ کہا کہ تم مجھے ٹیڑھی کہا کرتے تھے۔ مگر دیکھو آج میں عرب گھوڑوں اور حاجی بشر کے تعداد پریدہ (through breed) کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل آئی ہوں۔ اس میں بھی ایک برکت ہے۔ اور یہ بڑا کام آتی ہے اور یہ آگے اس لئے نکل آئی کہ جو لوگ ٹیڑھی رکھتے داسے اپنی ضرورت کے لئے رکھتے ہیں۔ شان کے لئے تو نہیں رکھتے۔ اس لئے ان کی ضرورت انہیں مجبور کرتی ہے کہ سڈرانا نہیں تو ہر دوسرے دن اس پر

پچیس تیس میل کا سفر

کریں۔ اس لئے اس کو طے کی عادت ہے اور وہ دور میں ٹھکی نہیں مگر جن کو عادت نہیں تھی وہ تھک گئیں۔ اس حقیقت کی طرف قرآن کریم نے یہ حکم تو جو دلائی ہے۔

ذَكَوْا اِلَادَا الْحُوْرُوْحِ كَعَدُوْلَا نَهْ عَدُوْكَ (التوبہ ۹۷:۹)

کہ جب کوئی کام کرنا ہو تو اس کے لئے تیاری کر لی جاتی ہے۔ اگر کوئی آدمی تیاری نہ کرے اور عین آخری وقت میں مقابلہ میں آجائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کی نیت نہیں تھی اس پیار کے انہماک کی جس کی طرف جامعہ احمدیہ کی توجہ دلائی جا رہی تھی۔

یعنی لوگ گھوڑے مانگ کر آتے ہیں کسی چیز کا مانگنا تو دیسے ہی بڑی بات ہے۔ چہ جائیکہ گھوڑے کا مانگنا یہ تو گھوڑے کو ذیل کرتے والی بات ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

اَلَيْسَ الْعَالَمِيَا حَيْرِيْنَ اَلَيْسَ الْمَسْئَلِيَا (مصحح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئله)

مانگنے والا ہر چیز نہیں جو نہ خیر سے خیر ملتی ہے اس لئے اس بات سے لوگوں کو خیر کس طرح مل جائے گی۔ جو خیر نہیں رہا۔ کیونکہ خیر کو اس طرح کیجی ہے جس طرح نور کو نور جذب کرتا ہے۔

دوستوں کو میں نصیحت کرنا ہوں

کہ وہ گھوڑے مانگ کر نہ لائیں بلکہ اپنے گھوڑے رکھیں ان پر سواری کیا کریں ان سے کام لیا کریں۔ ان سے پیار بھی کریں اور ان سے خدمت بھی لیں۔ ان کو لمبا اور تیز چلنے کی عادت دلائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس کی سمجھ بھی عطا کرے اور ہماری کے کام اور خیر کے حصول کی سعی میں برکت کی بھی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور نے اپنے دست مبارک سے القامات تقیم فرمائے اور پھر حضور کی افتاء میں اجتماعی دعا پڑھی یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ لقمہ صا

اس مقام پر مڑی رہے اور اس مقام میں حسن اور عظمت پر ادا کرنے کی کوشش کرے حضور نے اسی من سے ہم نے دنیا کے بدلے میں بالاصل کام رکھنے کی کو حاصل کرنا ہے۔

دانشور کون ہے؟

جناب امام عثمانی صاحب مدیر تجلی دیوبند کی دانشوری کا جائزہ

اشراکرم مولانا شریف احمد صاحب امین (بیچا ۱۰ اہد یہ مسلم مشن بیچ)

دیر تجلی اور نزول مسیح!

جناب امام عثمانی صاحب مدیر تجلی دیوبند "نزول مسیح" کے بارے میں فرماتے ہیں :-
 "۱۔ احادیث میں اس کی تفسیر ہے کہ حضرت عیسیٰ بواجب تک آسمانوں پر زندہ موجود ہیں قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے۔ بد آنی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے۔ بد آنی پر دو نازل ہوگی" (تجلی ماہ جنوری ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰)
 ب۔ یہ حضرت عیسیٰ کو جس وقت اللہ نے نبوت دی تھی۔ اس وقت انہوں نے ہی فریضہ ادا کیا۔ پھر اللہ نے اپنی قدرت سے انہیں زندہ آسمان پر اٹھایا۔ اور دنیا میں ان کے کار نبوت کا اختتام ہو گیا۔ اب اگر اللہ تعالیٰ پھر سے دنیا میں ہمیں فرود بھیجنا ہے۔ کہ وہ رسول اللہ کی امت ہیں کے ایک ذریعہ حیثیت سے رسالت محمدی کے تابع رہ کر نبض کلام انجام دیں۔ تو آخر اس سے حضور کے قائم الغیبتین ہونے میں کوئی حائل نہ ہوگا۔ اور حضور انسانی سے فکر نہ کیے لازم آگیا۔"

(تجلی ماہ جنوری ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰)
 "۲۔ احادیث کی روش سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ آمد حیثیت نبوی نہیں ہوگی۔ نہ وہ مسلمانان کو اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیں گے نہ وہ صاحب وحی ہوں گے۔ دوئی امت پر یا کریں گے۔" (تجلی ماہ جنوری ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰)
 "۳۔ علماء اہل حق نے جہاں نزول مسیح عقیدہ بیان کیا ہے۔ وہیں یہ بھی تفسیر کر دی ہے۔ کہ ان پر دوئی نازل نہیں ہوگی۔" (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰)

عقیدہ آئندہ نزول مسیح کا ترجمہ بہ نزول قرآن مجید و احادیث نبویہ

مذکورہ بالا عبارتوں میں امام عثمانی صاحب نے تین امور بیان کئے ہیں۔
 اول :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ دنیا میں ان کے کار نبوت کا اختتام ہو گیا۔
 دوم :- وہ اپنی آمد ثانی کے وقت نبوی حیثیت سے نہیں آئیں گے اور نہ ہی ان پر دوئی نازل ہوگی۔
 سوم :- وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں

گے۔ اور رسول اللہ صلعم کی امت ہی کے ایک فرد کی حیثیت سے رسالت محمدی کے تابع رہ کر کام انجام دیں گے۔
 مذکورہ بالا امور کا جائزہ لینے کے لئے ہمیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس بارہ میں امام عثمانی صاحب نے دانشوروں پر طنز کرتے ہوئے خود تفسیر کیا ہے۔
 "۱۔ نہ انہوں نے علم الہدیت سے کوئی واقفیت حاصل کی۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ حدیث ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ انہوں نے قرآن کو دکھا کھانا احادیث رسول کا سرچشمہ قرآن سے پڑھ کر کوئی نہیں۔" (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰)
 ب۔ یہ اصولی لے شک حدیثین نے طے کر دیا ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہوگی۔ اس کی یا تو مناسبت تاول کی جائے گی۔ یا اسے چھوڑ دیا جائیگا۔"

امراول عقیدہ حیات مسیح

ہم اس امر کا پہلے بیان کر چکے ہیں کہ قرآن مجید میں کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک زندہ ہیں اور وہ آسمان پر زندہ آقا لے گئے۔ اور نہ ہی احادیث صحیحہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اس جسم خانی کے ساتھ زندہ آسمان پر جانے کا کوئی تذکرہ موجود ہے۔ یہ امام عثمانی صاحب کا سرسراہٹم اور زیادتی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے الفاظ کو قرآن مجید کی طرف منسوب کر کے قرآن نفلی و معنوی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید نے تو واضح الفاظ میں اعلان فرمایا۔
 وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران ص)
 کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے تمام رسول رحمن میں حضرت عیسیٰ بھی شامل ہیں۔) فوت ہو گئے ہیں۔ اور حدیث میں ان کی عمر ۱۲۰ سال بھی بیان کی گئی ہے۔
 چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-
 راق عیسیٰ ابن مریم عاشق عشرین وراثۃ سنۃ - کنز العمال جلد ۶ ص ۱۰۰

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو برس سا مل زندہ رہے ہیں۔ حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت مسلم نے صحرا کی رات کو حضرت عیسیٰ کو دفات یافتہ انبیاء کے ساتھ دیکھا۔ (رحم الکرمہ ص ۲۸)
 نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دفات کے بعد حضرت ابوبکر کا خطبہ سننے کے بعد تمام صحابہ کرام کا اس امر پر اجماع ہوا کہ تمام انبیاء کرام و دفات یکے ہیں۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ گویا خلقت و اثرا کے بعد پہلا اجماع اسی عقیدہ پر ہوا ہے۔
 ہم نے فقہ طوائف سے بچنے کے لئے صرف ایک قرآنی آیت اور چند احادیث نبویہ مسلمہ کا تذکرہ کیا ہے۔ جن سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ ورنہ قرآن مجید کی متعدد آیات اور اسی طرح متعدد احادیث نبویہ حضرت مسیح ناصری کی وفات کا اعلان کر رہی ہیں۔ انہی افسوس قرآنہ اور احادیث نبویہ کے دلائل سے متاثر ہو کر ملکہ عمود شکیرت منقذ مہر اور دیگر علماء و فضلاء کو بھی وفات مسیح ناصری کا واضح طور پر اقرار و اعتراف کرنا پڑا۔ جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔

لہذا جب حضرت مسیح کی حیات اور ان کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے اور اب تک وہاں زندہ رہنے کا معاملہ ہی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس ان کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ تو ان کی رخن جسم خانی کے ساتھ دوبارہ اس دنیا میں اصالا آندہ نزول کا معاملہ ہی قابل خود فریخت اختیار کرنا ہے۔ کیونکہ کسی وفات یافتہ کا زندہ ہو کر دوبارہ اس دنیا میں آنا قرآن مجید کی نفوس قطعیہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ احادیث میں حیات مسیح کے عدم ذکر کا اعتراف بھی اب علماء کر رہے ہیں۔

لا ینبئیں پاکستان سے متعلق ہونے والا ایک ماہنامہ تعلیم القرآن و اظہار ہے کہ :-
 "مفسر زبور و کتابین صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی اس موضوع پر ارشاد فرمایا۔
 نزول مسیح ابن مریم ہی ذکر فرمایا بھی
 بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا لفظ آیت کی زبان مبارک میں نہیں آیا۔
 (ماہنامہ تعلیم القرآن والنبی و تاریخ ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۰)

پس نزول ابن مریم والی احادیث سے حضرت مسیح کی جسمانی زندگی کا استنباط باطل ہے۔ اور بقول مدیر تجلی :-
 "یہ اصولی مرتکب حدیثین نے طے کر دیا ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہوگی۔ اس کی یا تو مناسبت تاول کی جائیگی یا اسے چھوڑ دیا جائیگا۔"
 (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰)

عقیدہ حیات مسیح اور غیرت خداوندی

تاریخیں کرام اور توحید نے بڑی بڑی تفسیری سے یہ تو خبر کر دیا کہ احادیث میں اصل کی تصویر ہے کہ حضرت عیسیٰ بواجب تک آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے۔ دوئی نازل ہوگی (تجلی ماہ جنوری ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰)
 مگر آسمانوں میں جانے اور زندہ رہنے کے لئے کوئی حدیث صحیحہ و فرود فریضہ نہیں کی۔ اور وہ ایسا کوئی بھی ہے کہ نبوت کی حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں کسی بھی جگہ اس عقیدہ کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ کہ حضرت مسیح زندہ اس جسم خانی کے ساتھ آسمان پر چلے گئے۔ حضرت بانی سلسلہ ائمہ علیہ السلام کا یہ جو بیخ کنی ہے قائم ہے کہ اگر کہیں ایسا نبوت ہے تو دکھایا جائے۔ لیکن خرافاتی کے فضلی و کرم سے مشرق و مغرب کے علماء بھی اس عقیدے کا مصاب نہیں ہو سکتے۔ مدیر تجلی امام عثمانی صاحب کی یہ حیثیت ہے :-
 "۱۔ کیونکہ قرآن مجید کی متعدد آیات اور احادیث صحیحہ موجود سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہو رہی ہے۔
 ہمارے نزدیک اگر کوئی نبی یا رسول آئندہ دکھایا جاتا۔ تو یہ کیا باعتبار اپنے ذاتی عقائد کے اور کیا لحاظ اپنے کار بائے نمایاں کے صرف اور صرف ہمارا سید و آقا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
 بد دنیا اگر کسی پابندہ بودے ابو القاسم محمد زہد بودے
 چنانچہ اللہ تعالیٰ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نبوت و غیرت کا یوں اظہار فرماتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
 أَمْ أَنْتَ خَشِيَ فَجَعَلْنَا لَكَ آيَاتٍ
 کہ اسے ہمارا حسیب نہ ہم نے تجھ سے پہلے کسی انسان کو نہیں تم نہیں بخشی کیا اگر تو مرا ہے تو وہ غیر طبعی عمر تک زندہ نہیں گئے؟
 لیکن انھوں نے کہ امام عثمانی صاحب اور ان کے ہم فہم اور ادبوں کی تفسیر میں بڑے بوش و خروش کا اظہار کر رہے ہیں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے بیوٹے یہ تسلیم کر دیے ہیں کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں زمین کے نیچے دفن ہیں۔ مگر صحیح ناصریؒ بغیر کسی توجیہ و تفسیر کی نظر نہیں مگر اگر اسماں پر زندہ موجود ہیں۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو امت محمدیہ کی اصلاح دانوی کے لئے زندہ ہو کر دوبارہ اس دنیا میں نہیں آئیں گے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالفاظ لامرودی صاحب مدنی وہ وفات ہی پاچکے ہوں۔ تو انہیں زندہ کر کے اٹھالائے

پر قادر ہے؟ (مسئلہ نمبر ۱۰ صنف مولانا مودودی ص ۱۰) وفات ہی پاچکے ہوں تو خدا تعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ کر کے امت کی اصلاح کے لئے لاشیگا۔ اسے عاشقان رسول! اللہ تعالیٰ تو اپنی غیرت کا نظیر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کوسے مگر آپ لوگ تمام غیر معمولی صفات کا حامل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دے کر قرآن و حدیث کے خلاف ان کو اسماں پر زندہ مانو اور پھر "الارض رہہ وفات ہی پاچکے ہوں" کی آڑ میں ان کو زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں بھی لاؤ اور اسے خدا تعالیٰ کی قدرت خالق قرار دو اور اس قدرت خالق کو آنحضرت صائم کے حق میں تسلیم نہ کرو۔ تو انہیں بے تہیاری غیرت ایمانی اور دعویٰ عشق رسول صلعم یا للہجہ سے

غیرت کی جاچے عیسیٰ زندہ ہو اسماں پر مدون ہو زمین میں مشاہدہ جہاں جہاں اسے مسلمان بھائیوں اور اہل معرفت انبیاء پر تو خود کو دیکھو کہ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا۔ جس پر مصائب اور مشکلات تھیں ہوں حضرت ابراہیمؑ کو دشمنوں نے آگ میں ڈالا۔ حضرت یوسفؑ کو کئی برس تک قید خانہ کی تارک کو کھڑی میں رہنا پڑا۔ حضرت موسیٰؑ کو تلک بدر ہونا پڑا۔ پھر حضرت خاتم النبیین صلعم کو مخالفین اسلام کے منصروں سے تنگ آکر اسے وطن مائوف کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ ہجرت کے وقت خالدوں میں بیٹا لینے پر مجبور ہوئے۔ آپ کبھی غنوں تک پہنچانے ہوئے سار کبھی اٹھ کی جنگ میں زخمی ہو کر بے ہوش گرا۔ اور آپ کا سر صیادک خون آلودہ اور دانت شہید ہو گئے۔ شرف کوئی نبی بھی اس سعادت سے محروم نہ رہا۔ کہ اسے محبوب کے نام کو سنا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اسماں پر نہ لے گیا۔ بلکہ زمین پر ہی رکھ کر ان کو تکالیف کا نشانہ نہ بنے دیا۔ اب ہم کیونکر بائیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت عیسیٰ کے مسافر قیام انبیاء سے نبرالہ اور خلاف سنت

معاد اور مسلوک کیا۔ اور دشمنوں کی ان تک رسائی نہ ہونے دی۔ بلکہ ان کو زندہ اسماں پر اٹھائے گیا؟ کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت عیسیٰ سے زیادہ پیار ہے۔ اور باقی انبیاء اور خصوصاً حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کم؟ تو خود بالذمہن والذمہ۔

آج حیات مسیح کا عقیدہ اسلام کے لئے ایک تباہ کن عقیدہ ہے۔ جس کی مدد سے نصابی آج تک کھوکھلا مسلمانوں کو اسلام سے مبرا اور عیسائیت کا حلقہ بکوش بنا چکے ہیں۔ اسے کاش مولانا مودودی۔ عالم عثمانی اور ان کے پیروں اس عقیدے کی سے اس مسئلہ پر غور کریں۔ اور اس عقلی صداقت کو جان لیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ دیکر انبیاء کی طرح اسی خانگی زمین میں مدفون ہیں۔ تاکہ عیسائیت مغلوب اور اسلام غالب ہو۔ اور یہ لوگ مردہ پیرستوں کے مؤید نہ بنیں۔ کیونکہ مسیح کی جسمانی زندگی کا اعتقاد عیسائیت کے لئے ایک گونہ سہارا ہے۔ حضرت بانی مہملہ احمدیہ علیہ السلام کیا صحیح فرمایا ہے پھر عیسائیاں از انزال خود مردہ دارند دیری و بیدار آد پرستان میت را عقیدہ حیات مسیح کے نقصانات

دیکھو ہر مسلمان بھائی! اس بارہ میں سنجیدگی سے غور کریں۔ کہ ان کو اس مسئلہ کی غیر معمولی اہمیت کا احساس ہوگا۔ اور معلوم ہوگا کہ حیات مسیح کے عقیدہ کے بعیت سے نقصان ہیں جن سے ان کو بچنا لازمی ہے۔ مثلاً ۱۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو اسماں پر زندہ اٹھانے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ بلکہ صرف اپنی طرف اٹھانے کا ذکر کیا ہے مگر مسیح کو زندہ اور اسماں پر قرار دیا جائے۔ تو غیر خود خدا کو خود دو قسم قرار دینا پڑے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اگر اسماں پر ہے تو وہ زمین پر بھی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَاللّٰهُ يَوْمَ الرُّجُومِ اَشَدُّ نَظْرًا (البقرہ ص ۲۵)
ب۔ یٰٰ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَدْ جَاءَکُمْ اللّٰهُ بِالْبَقْرَةِ (س)
کہ اللہ تعالیٰ اسماں کا بھی نور ہے اور زمین کا بھی۔ اس لئے جہر بھی تم کو گدگد کرے اور ہی اللہ تعالیٰ کے چہرہ کو پاؤ گے۔
۲۔ اسمان صرف بلند ہی کا نام ہے۔ وہ کوئی ٹھوس چیز نہیں جس پر حضرت مسیحؑ بیٹھ کر اس قدر عرصہ گزار سکیں۔
۳۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ وَصَحَّ لِعِيسَىٰ وَرُوحًا نَفْسًا فِی الْحَیٰی (سورہ یسین ص ۱۷) کہ جس کو ہم بہت زیادہ دہی عمر دیتے ہیں اس کو جسمانی طاقتوں میں کمزور کرتے جاتے ہیں۔ اب حضرت مسیحؑ جو دو ہزار سال سے زندہ

ہیں۔ ان کی جسمانی حالت کا کیا حال ہوگا؟ یا وہ جسمانی قانون زندگی سے بلا ہوں گے کہ ان کے جسم اور طبی قوتوں میں کوئی تبدیلی و تغیر نہیں ہوگا۔ نیز اس میں کیا حکمت ہے کہ ان کو کار نبوت کے فریضے سے معطل کر کے خداوند تعالیٰ نے بیکار بٹھایا ہوا ہے؟ کیا یہ ارذل العمر اور بیکاری حضرت مسیحؑ کے لئے باعث فخر ہے؟

۲۔ اس عقیدہ حیات مسیح سے خدا تعالیٰ کی ذات پر الزام آتا ہے۔ کہ وہ نہیں۔ اور نفوذ باللہ کر دے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیحؑ کو زمین پر رکھ کر دو صیغہ انبیاء کی طرح پیمانہ کا اس میں صریح طور پر خدا تعالیٰ کی توہین پائی جاتی ہے۔

۵۔ پھر اس عقیدہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی توہین یوں بھی لازم آتی ہے کہ وہ نفوذ باللہ اور اس بات پر قدرت نہ رکھتا تھا۔ کہ کوئی دوسرا مسیح پیدا کر لیتا۔ اور اسے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیج دیتا۔ بلکہ اس نے اپنے لئے مسیح ہی کو کھینچا رکھا ہے کہ متاثر رہیں جیسا پھر میں پیدا نہ کر سکیں گا۔ باقی حضرت مسیحؑ جو وفات پاچکے ہیں۔ ان کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجنا خدا کی سنت کے خلاف ہے۔ قرآن واضح طور پر بتا رہا ہے۔ کہ وفات یافتہ دوبارہ اس دنیا میں واپس نہیں آتے۔ اس لئے ہم خدا تعالیٰ کی قدرت کے ممکنہ نہیں۔ بلکہ اُسکی قدرت پر ایمان رکھنے کی وجہ سے اس امر کے تامل میں کوہ حضرت مسیحؑ کا زندہ کر کے دوبارہ اس دنیا میں نہیں بھیجے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کب ایسا تنگ ہوا تھا کہ جب آسکے بندوں کو ہدایت دینے والی کتابی حاجت ہوئی۔ تو اسے کسی وفات یافتہ نبی کو زندہ کر کے بھیجا پڑا۔ وہ ہمیشہ بندوں کی ہدایت کے لئے آئیں گے زمانے کے لوگوں میں سے کسی کو متنب کر کے ان کی اصلاح کے لئے بھیجا رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے لڑنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک ایک دن بھی اُس نے ایسا نہیں کیا۔ کہ کسی چھپے نبی کو زندہ کر کے اسے دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہو۔ اس امر پر تب وہ مجبور ہو رہا ہے کسی زمانے کے لوگوں کی صفائی اس کی قدرت سے باہر ہو جائے۔ اور اس کی حکومت انسانوں پر سے اٹھ جائے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔

۷۔ عقیدہ حیات مسیح اور ان کی آمدناتی کے نتیجہ میں آنحضرت صلعم کی سعادت توہین رہے ادنیٰ ہے۔ کہ اگر اسماں پر جانا عزت افزائی ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے حضور حضرت مسیحؑ کو عزت حاصل ہوئی۔ اور آنحضرت صلعم پر جو سزا دینا اور افضل الرسل ہونے کے اسماں پر نہ اٹھائے گئے۔ اور نہ ہی آپ کے لئے دوبارہ دنیا میں واپس لانا مقدر ہوا ہے۔
۸۔ صحیح ناصری و اہل قیامت نے ہمند گورڈن پر بلا داد اس فضیلت را
۸۔ اس عقیدہ سے حضرت مسیحؑ پر حقوٹ کا الزام آتا ہے۔ کیونکہ قیامت میں جب اللہ تعالیٰ حضرت مسیحؑ سے ان کے قوم کے عقیدہ شریک کے بارہ میں دریافت کرے گا تو مسیحؑ جواب دیں گے۔ کہ میں نے ان کو یہ تغیر نہ دی تھی کہ مجھے اور میری والدہ کو عبود بناؤ۔ بلکہ میں نے اس توجیہ ایسی ہی پیغام دیا تھا۔ اور بارگاہ الہی میں عرض کر سکتے۔ وَکُنْتَ عَلَیْہِم مَّعْدُودًا مَا دُمْتَ رَہْمًا مَا لَا یَقِیْنُ کُنْتَ اَنْتَ الرَّحِیْب عَلَیْہِم۔ (سورہ مادہ آخری رکوع)
کہ میں جب تک اپنی قوم میں رہا۔ میں (باقی صلح پس)

۱۔ ایک اور شخص حضرت مسیحؑ جیسا کہ ان سے افضل پیدا کر دے۔
۲۔ مسیح ناصری علیہ السلام کے دوبارہ دینے آنے کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توت قدس پر بھی حرف آتا ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیحؑ کو ہی دوبارہ دنیا میں واپس آنا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ پہلی امتیں جب بگڑتی تھیں تو ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں میں سے ایک شخص کو کھڑا کر دیتا تھا مگر ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جب فساد پڑے گا۔ تو ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ پہلے انبیاء میں سے ایک نبی کو واپس لائے گا۔ خود آپ کی امت میں سے تو غیر امت ہے کوئی فرد اسکی اصلاح کی طاقت نہیں رکھے گا۔ اگر ہم یہ بات تسلیم کر لیں تو گویا ہم نفوذ باللہ پر تسلیم کر سکتے۔ کہ اس وقت آنحضرت صلعم کا روٹنی فیضان ختم ہو گیا ہے۔ اور آپ کا گمان کسی امت کو بھی اس امر کے لئے تیار نہ کر سکتا کہ وہ آپ سے زور پا کر آپ کی امت کی اصلاح کرے۔ اور حضور صلعم اپنی امت کی اصلاح کے لئے دوسری امت کے نبی کے محتاج ہیں۔ خصوصاً حضرت مسیحؑ کے جن کے بارہ میں مدیر تجلی نظر آ رہے۔ کہ دنیا میں ان کے کار نبوت کا اختتام ہو گیا۔ گواہی یہ مسئلہ نہ بحث آئے گا۔ کہ کیا کوئی نبی اپنی زندگی میں نبوت سے محروم ہو سکتا ہے؟
۷۔ عقیدہ حیات مسیح اور ان کی آمدناتی کے نتیجہ میں آنحضرت صلعم کی سعادت توہین رہے ادنیٰ ہے۔ کہ اگر اسماں پر جانا عزت افزائی ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے حضور حضرت مسیحؑ کو عزت حاصل ہوئی۔ اور آنحضرت صلعم پر جو سزا دینا اور افضل الرسل ہونے کے اسماں پر نہ اٹھائے گئے۔ اور نہ ہی آپ کے لئے دوبارہ دنیا میں واپس لانا مقدر ہوا ہے۔
۸۔ صحیح ناصری و اہل قیامت نے ہمند گورڈن پر بلا داد اس فضیلت را
۸۔ اس عقیدہ سے حضرت مسیحؑ پر حقوٹ کا الزام آتا ہے۔ کیونکہ قیامت میں جب اللہ تعالیٰ حضرت مسیحؑ سے ان کے قوم کے عقیدہ شریک کے بارہ میں دریافت کرے گا تو مسیحؑ جواب دیں گے۔ کہ میں نے ان کو یہ تغیر نہ دی تھی کہ مجھے اور میری والدہ کو عبود بناؤ۔ بلکہ میں نے اس توجیہ ایسی ہی پیغام دیا تھا۔ اور بارگاہ الہی میں عرض کر سکتے۔ وَکُنْتَ عَلَیْہِم مَّعْدُودًا مَا دُمْتَ رَہْمًا مَا لَا یَقِیْنُ کُنْتَ اَنْتَ الرَّحِیْب عَلَیْہِم۔ (سورہ مادہ آخری رکوع)
کہ میں جب تک اپنی قوم میں رہا۔ میں (باقی صلح پس)

انسانی برادری مذہبی رواداری

ازکر مولانا بشیر احمد صاحب فاضل

موجودہ مسلمان یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر

اسی طرح اسلام نے ایک دوسرے کے معبودوں، مندروں، مسجدوں اور عبادت گاہوں کو گرانے اور ان کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔ چنانچہ فرمایا۔ "اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کا نام اللہ کے گھروں میں بلند کرنے سے روکتا ہے اور ان کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔" (سورہ بقرہ ۱۳۷)

اسلامی تعلیم کی رو سے یہ شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے معبود کو آزادی کے ساتھ استعمال کرے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی اپنے طریق پر اللہ کی پرستش کسی اور کی مذہبی عبادت گاہ میں کرنا ہے تو اسلام کا یہ حکم ہے کہ اسے بھی نہ روکا جائے۔ کیونکہ محمد ایک ایسی جگہ ہے جو اللہ کے نام اور عبادت کے لئے مخصوص ہیں گئی۔ پس وہاں بلا لحاظ مذہب و ملت یہ شخص کو عبادت الہی کی اجازت ملونی چاہئے اور اختلاف کی بناء پر کسی کے معبود کو گرانے کی اجازت نہیں پہلا شخص جس نے اس سستی اصل کو عملی جامہ پہنایا وہ اسلام کا بانی تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔ آٹھ نے بحران کے عیسائیوں کو مدینہ کی اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ ابتدائی مسلمانوں نے ناج بونے کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو جو معبودوں کے بارے میں تھے ملحوظ رکھا خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں بعض رومی عیسائیوں کی باغیانہ سرگرمیوں کی وجہ سے یہ سوال برپا ہوا کہ آیا ان کے گرجوں کو توڑا جاسکتا ہے یا نہیں۔ علامہ قاضی یوسف صاحب جو اس وقت حکمران ہندوستان کے انچارج تھے، کے سامنے یہ عرض پیش ہوا تو انہوں نے معاملہ کو سن کر بغیر تامل کے فرمایا مسلمانوں کو ان کے گرجوں کے برابر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ مؤرخ مفرزی نے اس واقعہ کو درج کیا ہے کہ کس طرح مفتی اعظم کینٹ بن سعد کے فتویٰ کی بناء پر حکومت کے فریج پر ان گرجوں کو تعمیر کر دیا گیا جسے خلیفہ ہارون نے گرا دیا تھا۔

اور ان کے جو عقائد بائبل کے خلاف تھے ان کی تردید کی۔ ان کی نفسوں کی تخلیق بناتے ہوئے مخالفت کی اور بائبل کا ترجمہ زبان میں ترجمہ کیا۔ جس پر کھوکھلے دلوں نے آتش غضب سے مشتعل ہو کر اس برادر اس کے سر و بدن پر نبات سخت نظام کئے۔ جان و لکھنے کے سر و بدن کی گرفتاری کے لئے ان کے گھروں میں محسوس حالت اور ان کو گرفتار کر لئے۔ ان کا تعاقب اس طرح کیا جاتا تھا جیسا کہ وحشی ماہر نے لکھا۔ وہ زندگی بھر کے لئے وطن چھوڑنے پر مجبور کر دئے جاتے تھے ان کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ بائبل کو اپنی ماری زبان میں پڑھتے تھے۔

{ مسیحی آف پریڈٹ کرافٹ ان آل }
{ ایجر مشا }

پھر آج لیبٹ اردن نے سنیہ میں ایک قانون نافذ کیا کہ اگر کوئی شخص چریح کے عقائد کے خلاف تبلیغ کرتا پایا گیا۔ تو اس کو چریح سے خارج کر دیتے کی سزا دی جائے گی۔ اور وہ محدود کا فر قرار دیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص پاری و لکھت یا اس کے شاگردوں کی کتاب میں یونیورسٹی سے لائسنس حاصل کئے بغیر پڑھا ہو یا لیا گیا تو وہ قانون شکن سمجھا جائے گا۔ اس کی تراسی ہو اس امر سمجھنا وہاں اور سب ہمیشہ کے لئے ضبط کر لئے جائیں گے۔ وہ خدا کا منکر۔ بادشاہ کا دشمن اور قانون کا دشمن سمجھا جائے گا۔ اس قانون کے ماتحت بے شمار لوگوں پر جن میں امراء و وزراء۔ چھوٹے اور بڑے سب شامل تھے سنیہ یہ نظام کئے گئے۔ مثلاً سر جان اولڈ کسٹل لورڈ جو اپنے وقت کا مستعد اور ممتاز ریاضی دان تھا اور کیتھولک پارلیوں کے ظلموں اور نرالیوں کو بے نقاب کرتا تھا اور اس نے جان و لکھت کی تصانیف بلا کم و کاست کیتھولک عوام میں شائع کی تھیں اور بہت سے مسیحین کینٹری۔ اور۔ لندن وغیرہ میں اپنے خرچ پر مقرر کئے تھے۔ ان جرائم کی پاداش میں اس کا تعاقب کیا گیا اور دین میں گرفتار کر کے لندن لایا گیا۔ زنجیری پینا کر لٹکایا گیا اور بالآخر سینٹ۔ گائٹز نیلڈ میں زندہ جلا دیا گیا

(مسیحی آف پریڈٹ مشن) کیتھولک فرقہ کے یہ نظام مختلف علاقہ جات میں ہوئے۔ ڈانس کے اراکھ کو گنی (Congo) کو اسے گھنی قتل کر دیا گیا۔ اور اس کا سر کاٹ کر بادشاہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ اور لاش کھڑکی سے باہر گئی میں ٹھیک دی گئی۔ اس کے بعد وحشی قانونوں نے شہر کا صفایا کر دیا۔ تین دن میں دس ہزار شہزاد اور دیگر لوگ تہ تیغ کر دیے گئے۔ مظلوموں کی آہ و نواں اور زنجیوں کی چیخ و پکار سے قیامت برپا تھی۔ مقتولوں کے جسم کھوکھلوں سے باہر پھینکے گئے۔ اور بازاروں اور سڑکوں پر پھینکے گئے۔ اور اس سلسلہ میں بچوں۔ بوڑھوں۔ مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہ نہ رکھا گیا۔

پھر سنی سے اٹھ کر یہ طوفان سارے ملک میں پھیل گیا۔ حاجا پیر دشمنت مردوں اور عورتوں پر طرح طرح کے ظلم کئے گئے ان کے ناک کان وغیرہ کاٹنے گئے (مسیحی آف پریڈٹ مشن) مزید اس ظلم کی داستان یوں رقم ہے کہ عورتیں بڑی طرح سنگسار کی گئیں۔ بچے گولے گولے کئے۔ بوڑھے نہایت بے رحمی سے تلکھیں دے دے کر مارے گئے۔ لورس کا پریڈٹ ایک درخت سے لٹکا دیا گیا۔ اور اس کی آستیں باہر کھینچ لی گئیں۔ حامد عورتیں قتل کر کے گلیوں میں گھسیٹ گئیں۔ ان کے میٹھا جاک کر کے بچے یا تو بچوں پر پینٹ دئے گئے یا کتوں کے آگے ڈال دیے گئے۔ کسٹریز میں ایک پھانسی دینے والے نے پانچ زندہ آدمیوں کی کھالی تازی..... برادرس میں باج سو سے زائد آدمی بڑی طرح مار دیے گئے۔ ان کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ ہاتھ پاؤں بائذہ کر لٹکا دیے گئے۔ اور گھوڑوں کے ذریعہ ان کے جسم جبر ڈالے گئے۔ بعض سنگسار کئے گئے۔ بعض چوٹے کی جلتی پھینچوں میں زندہ جھونک دیے گئے۔ اور جہت کی بات یہ ہے کہ ان تمام ظلموں کے بارے میں یہ کہا گیا کہ

That all this was done for the honour of God.

یہ سب کچھ خدا کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے کیا گیا۔

ان مظالم کی داستان طوبی ہے۔ اور اس مختصر مضمون میں اس طوبی داستان کا تذکرہ ممکن نہیں۔ مختصر و مفید

یہ تانا تھکا پہلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مانتے والوں پر یہودیوں کی طرف سے مظالم ہوئے۔ اور اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مانتے والوں نے ایک دوسرے پر سموی اختلافات پیچیدہ کی بنا پر ظلم کئے اور یہ حرکات اسی نبی کی طرف سے سرزد ہوئی ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے بارہ میں اس وقت بھی جب کہ ان کو صلیب پر لٹکایا یہ دعا کی تھی کہ

”اے خدا تو ان کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ مجھ سے ایسا سلوک کیوں کرتے ہیں۔“

(لوقا ۲۴)

بالکل ہی صورت حالات مسلمانوں کے ساتھ بھی پیش آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبروں کے مطابق مسلمان مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اور وہ جو حضور کے ذریعہ ایک لڑائی میں پروردیے گئے اور فاضحتہ منعقدہ اخوانا کا مصداق بنے۔ بعد کے مسلمانوں نے اس لڑی کو توڑ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان تقسیم ہو گئے۔ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے صادر کئے۔ اور اسلام کے نام کو دھبہ لگایا اور بالآخر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زموادت کے مطابق ان کی اصلاح کے لئے امام مہدی کا ظہور ہوا تو ظاہری علماء نے ان پر بھی کفر کے فتوے لگائے۔ حتیٰ کہ وہ وقت آیا کہ اسلام کے نام پر قائم شدہ نئی ریاست میں امام مہدی علیہ السلام اور ان کی جماعت کو خیر مسلم قرار دیا گیا، اور صرف اسی پر معاملہ ختم نہ کیا گیا بلکہ ان پر اسی قسم کے مظالم کئے گئے جس قسم کے مظالم یہودیوں صدی کے آغاز میں کیتھولک عیسائیوں کی طرف سے پرورش شدہ عیسائی فرقہ پر کئے گئے تھے۔ باقاعدہ اسکیم کے ساتھ احمدیہ جماعت کے گھروں کو لوٹا گیا۔ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ لوتجوڑوں اور بچوں کو قتل کی گیا۔ بعض کو بھی کاتیل ڈال کر بھلایا گیا۔ بعض کو زندہ دگر کر دیا گیا۔ مسلمانوں میں سے سستی کھلانے والے حضرت نے جن کے بیٹے صالحین کی جماعت کام کر رہی تھی یہ کارنامے بھی سر انجام دیئے کہ احمدیہ جماعت کی مساجد کو جلایا۔ اسی سے پہلے یہ مسلمان احمدیوں کو اپنی سرحدوں میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ بسکین رب انہوں نے یہ کہا کہ احمدی کیوں خدا نے واحد کی عبادت کرتے ہیں اسی لئے مساجد کو سہارا کیا گیا۔ وہی قرآن مجید جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور جس

کی تلاوت کرنا اور اس کے احکامات پر چلنا ایک احمدی اپنا فریضہ سمجھتا ہے۔ اسی قرآن مجید کو ایک دوسرے ہزاروں کی تعداد میں جلا دیا گیا۔ اور بعض جگہ اس مقدس کتاب کو بیرون تھے دہنا گیا۔ اور یہ سب کارنامے ان نام نہاد مسلمانوں نے یہ کہہ کر سر انجام دیئے کہ ہم تمہارا اور اس کے رسول کی عزت کو تان کرنا چاہتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے محیثیت یح موعود و مہدی مہمود النسائی بلوری کا قیام فرمایا

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اسی زمانہ میں تشریف لاکر ایک طرف اسلام کا زبردست دفاع فرمایا اور دوسری طرف اسی آسمانی برادری کا پھر سے تمام دنیا اور اس کی طرف لوگوں کو بلا یا جس کی اہم سیدہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھی۔ حضرت مرزا صاحب کی عمر جب قریب تیس برس کی تھی تو اسی وقت سے آپ نے مسلمانوں کو تسلیم اسلام سے بیگانہ دیکھ کر خلاف رائے سے دعائیہ ترغیبیں اور یہ عرض کیا کہ اے میرے مولیٰ مسلمانوں کی حالت نہایت ہی ناخوش کن ہے۔ تو ہی برتو رحمت فرما کہ تیرے سوا اسلام کا حامی اور مددگار کون ہے؟ اسلام اور خیر اسلام نیز قرآن مجید پر ناپاک کلمے ہو رہے ہیں حتیٰ کی مداخلت کی تو ضیق تیری خاص نصرت اور مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ سالہا سال تک آپ نے یہ دعائیں بارگاہ الہی میں کیں۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود و امام مہدی کے مقام پر نازل فرما کر علم لدنی عطا فرمایا۔ آپ نے مختلف ادیان کی کتابوں کو ملاحظہ کر کے دین اسلام پر جن جن فرقوں نے حملے کئے تھے ان کے اخبارات کے ذریعہ اور پھر کتاب براہین احمدیہ کے ذریعہ نہایت ہی مدلل جوابات دیئے۔

آپ نے براہین احمدیہ شروع کرتے ہی ایک اشتہار اردو اور انگریزی میں قریباً بیس ہزار کی تعداد میں شائع فرمایا اور یہ اشتہار دنیا کے سلاطین۔ وزراء۔ امراء۔ لارڈز۔ مشیون۔ مشاہیر بادلوں اور نائی گرائی مندلوں کی خدمت میں بھیجا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا

کہ یعنی اسی خدا کی طرف سے جو اسلام کا حافظ و نگہبان ہے۔ اسی امر کے لئے مامور ہوا ہوں کہ دنیا پر ظلم کر دوں کہ اگر تو سے زمین پر کوئی سچائی اور واجب العمل مذہب ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ اور اگر کوئی آسمانی کتاب اسی ہے جس کی پیروی لازمی اور ضروری ہے تو وہ قرآن مجید ہے جو تمام صدائقوں سے بھرا ہوا ہے اور اس کی نظیر دنیا میں نہیں ہے کسی اور اور وہ بغیر جس کی اطاعت کے بغیر انسان کی قلبی اور نجات نہیں ہو سکتی اور جو واجب التحکم اور نکریم ہے فخر الاولین والآخرین۔ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر ان امور میں کسی کو شبہ ہو تو وہ میرے باپ آئے۔ میں ہر طرح سے اس کی سچائی کر دوں گا۔ اور علاوہ انہی چونکہ اسی نجات عظیم و نصیر نے مجھے شرف مکالمہ بخشا ہے اور میری دعاؤں کو وہ قبول فرماتا ہے اور عیب کی تفریح مجھ پر ظاہر کرتا ہے لہذا میں آسمانی نشان بھی دکھاسکتا ہوں جس سے حق کے طالب کو یقین حاصل ہو سکتا ہے۔

تعمیر فرمایا کہ وہ خط خود اردو انگریزی اخبارات میں طبع کر کے ہر مذہب کے لوگوں کو بھیجا گیا اسی کا کچھ حصہ ہم یہاں درج کر رہے ہیں جس سے تاریخ میں یہ اندازہ ہو سکے کہ اسلام کا دفاع اسی نازک وقت میں کس حیات دلیری کے ساتھ آپ نے سر انجام دیا۔ وہ خط یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”لو دعا وجب گزارش ضروری یہ ہے کہ یہ عاجز (مؤلف براہین احمدیہ) حضرت قادر مطلق جل شانہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصی اسرائیلی (مسیح) کے طرز پر کہاں سکینے و فرود تھی و مغربی و تذلل و تواضع سے اصلاح و تعلق کے لئے کوشش کرے اور ان لوگوں کو جو راہ راست سے بے خبر ہیں صراط مستقیم (جس پر پھلے سے حقیقی نجات حاصل ہوتی ہے اور اسی عالم میں بہشتی زندگی کے آثار اور قبولیت اور محبوبیت کے لوازم دکھائی دیتے ہیں) دیکھا دے اسی غرض سے کتاب براہین احمدیہ تالیف پائی ہے جس کی ۷۷ جزو

حصہ کر شائع ہو چکی ہیں اور اس کا خلاصہ مطلب اشتہار براہین خط ہذا میں درج ہے۔ لیکن چونکہ پوری کتاب کا شائع ہونا ایک طویل مدت پر موقوف ہے اس لئے یہ قرار پایا کہ بالفعل یہ خط مع اشتہار انگریزی شائع کیا جائے اور اس کی ایک ایک کاپی خدمت معزز بادری صاحبان پنجاب۔ ہندوستان و انگلستان وغیرہ بلاد جہاں تک ارسال خط ممکن ہو۔ اتواپنی قوم میں خاص طور پر مشہور اور معزز ہوں اور خدمت معزز برہمنو صاحبان و آریہ صاحبان و پجری صاحبان و حضرت مولوی صاحبان جو پورہ توارق و کرامات سے منکر ہیں اور اسی وجہ سے اس عاجز سے بدظن ہیں ارسال کیا جاوے۔

یہ تجویز نہ اپنے فکر اور اجتہاد سے قرار پائی ہے بلکہ حضرت مولیٰ کریم کی طرف سے اسی کی اجازت سے ہوئی ہے۔ اور بطور پیشگی یہ بشارت ملی ہے کہ اس خط کے مغایب جو خط پیچھے پر درج ہوئے ہوں گے ہم و لا جواب و مغلوب ہو جاویں گے۔ بنا بریں یہ خط چھپو کر آپ کی خدمت میں اس نظر سے کہ آپ اپنی قوم میں معزز مشہور اور مقتدا ہیں ارسال کیا جاتا ہے اور آپ کے کمال عظم و بزرگی کی نظر سے امید ہے کہ آپ حسبہ رفقہ اس خط کے مضمون کی طرف توجہ دیکر طلب حق میں کوشش کریں گے۔ آپ نے اسی کی طرف توجہ نہ کی تو آپ پر رحمت تمام ہوگی اور اسی کاروائی کی (کہ آپ کو جسٹری شدہ خطاط اور پھر آپ نے اسی کی طرف توجہ نہ کی تو آپ نے فرمایا) حصہ پچونکاب میں پوری تفصیل سے اشاعت کی جائے گی۔ اصل ملاحظہ ہوس کے اطلاع سے جن مامور ہوا ہوں یہ ہے کہ دین حق جو خدا کی مرضی سے موافق ہے صرف اسلام ہے اور کتاب حقائق جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے۔ صرف قرآن ہے۔ اسی دین کی حقیقت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نکتوں (توارق و پیشگوئیوں) کی (باقی صلحہ پر ملاحظہ کیجئے)

مختر کا اجزاء مرزا خلیل احمد صاحب کی وفات پر

ابن احمہؓ تحریک جدید کا تفریق ریروولوشن

پورے موم وکیل اہل عالمی صاحب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الہادی رضی اللہ عنہ کے فرزند اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ کے بزرگوار صاحب مرزا خلیل احمد صاحب مہراں (ارتقا کو لبریکس سال انتقال فرمائے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو داغ بھرت کی فریڈی گئی تھی جو تقسیم بڑھنے کے وقت پوری ہوئی اور جمہوری حالات چاہتے احمدیہ کو بھی تادیبان کے مقدس مقام کو اوداع کہتے ہوئے ہجرت کرنا پڑی اس وقت پنجاب میں خون اور آگ کی ہولی کھیل جا رہی تھی۔ لیکن جماعت احمدیہ کے امام مہم حضرت خلیفۃ المسیح الہادی رضی اللہ عنہ کو امدت لٹائے کے خاص فضل سے ادا العزمی اور بعثت سے جبراً راضی نہ ہوا تھا۔ آپ نے یہ عزم فرمایا کہ تبلیغ اسلام کا مرکز تادیبان احمدی آبادی سے بھی خالی نہ ہوئے پائے۔ بلکہ تین سو تیرہ احمدی جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اس خاکِ پاک میں دھوئی مارا کھیلتے تھے اور اس نازک دور میں حفاظت جماعت احمدیہ کے لئے بدرگاہ باری تعالیٰ سے مرہم ہو رہی اور اگر اس پر لوگ نہ لڑیں اللہ تعالیٰ جان کے ہمہ وقتی خطرہ سے محفوظ نہیں تو اعلیٰ لکھنؤ اور تادیبان کے مقدس مقامات کی حفاظت و آبادی کا موجب نہیں۔ آپ نے رقم فرمایا تھا کہ۔

۱۰ اگر خدا خواستہ بہرہ دہی جماعتوں پر کوئی اور آفت آنے کو تادیبان کی جماعت کو یہ تدبیر نظر رکھنا چاہیے کہ احمدیت اور اسلام کا جھنڈا قائم رکھنا ان کا فرض ہے تمام دنیا میں احمدیہ شریعت کی حفاظت اور تبلیغ وہ اپنا کام سمجھے۔

(مکتوبات ۲۳ نومبر ۱۹۲۴ء)

ان رُوح فرما اور ہر درجہ نامہ حالات میں ایسے اخلاقیاتی کے علم میں ایک فعال مرکز کے قیام کی اساس رکھنے کا احساس کر کے اس کا انتظام کرنا اور آپ کے اس عزم کا مشورہ مستحسن ہو جانا۔ اس نثر و مضمون کی خدمت راشدہ کا ایک اجازت ہے۔ اس منصوبہ کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ قریب سے دو نمائندوں کا انتخاب ہوگا۔ ایک خود حضرت خلیفۃ المسیح الہادیؑ کی امداد میں سے اور ایک باقی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الہادی رضی اللہ عنہ کے مجموعہ میں سے اور یہ دونوں ہیں ان دونوں میں مشاغل ہو کر تادیبان میں تقسیم کریں گے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے اس نازک دور کے آغاز میں یہ سعادت محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب لائبرین حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے حصہ میں آئی کہ انہوں نے ۱۲ نومبر ۱۹۲۴ء سے ۵ مئی ۱۹۲۸ء تک تادیبان میں تقسیم رہنے کا موقع پایا۔ صدر انجمن احمدیہ میں علی الترتیب ناظر تعلیم و تربیت دعوۃ تبلیغ اور ناظر اسٹیل کے فرانس آن کے سپرد رہے۔ اور نمائندہ تحریک جدید کے تادیبان سے متعلق ہونے پر صاحبزادہ صاحب مرحوم کو صدر انجمن احمدیہ میں تحریک جدید کی نمائندگی کی تفویض ہوئی تھی۔ ان صاحبزادہ حالات میں بہر دو کا قیام اور سلسلہ دردیشوں کے لئے حوصلہ افزا۔ ایمان افروز اور باعث خیر و برکت ہوا۔

ابن سعادت بزرگوار بازمیست تمام بخشہ خدا کے بخشندہ محرم صاحبزادہ صاحب مرحوم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الہادیؑ کی یہ بھی ہدایت تھی کہ وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھیں اور خود مطالعہ کر کے اور علماء سے مدد سے کہ اپنی پڑھائی میں مزاج نہ ہونے دیں۔ اور کچھ دینیات سلیقہ کو بڑھائیں۔

(مکتوب مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۲۴ء)

ابن صدر انجمن احمدیہ تادیبان کا دائرہ کار مقامی نوعیت کا تھا لیکن قابلے حد اہم اور نازک اور انجمن کی بجلی توجہ کا طالب۔ ہندوستان کی جماعت ہائے احمدیہ سے انجمن کا رابطہ منقطع عقلاً۔ لیکن از سر نو بتدریج رابطہ قائم کیا جاتا تھا۔ حضور کی ایک عبارت یہ بھی تھی کہ حضور کے قصیر خلافت میں کتب جمع کی جائیں کہ ان بدتاریخ سلسلہ کی بنیاد ہے اور ان کی ہنرستیں ادھر بھجوا کر آگاہ رکھا جائے

(مکتوب ۱۲ نومبر ۱۹۲۴ء)

اور اس ہدایت کی تعمیل مرحوم کے پیر نظرارت کے وقت تھی جس کا آغاز اور بہت

ہدایت تک تکمیل آپ کے فریڈ ہوئی۔

آپ علم دست سنجیدہ نرم خور اور عارض طبع تھے کچھ عرصہ آپ نے ناظر خدمت دردیشان فراموش حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ بلدیاب ناظر بھی خدمت سلسلہ کا مرتبہ پایا تھا۔

پیش ہو کر نیکل بڑا کر :-

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واجب التعظیم نبیہ اور اپنے درویش بھائی کے ساتھ ارتحال پر ہیں تین صدیوں سے اور ہم ان کے رفع درجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور اس عظیم توحی صدر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب مبارک بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امینہ الخدیجہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ ام شبن ماجدہ اور حضرت سیدہ مہر آریا صاحبہ اور ہم کے تمام بھائیوں اور ہمیشگیوں اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان محترم مروی عبدالباقی صاحب مرحوم سے تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سب کو مہربان کا اجر جزیل عطا فرمائے آمین

(۲) اس قرارداد کی نقول ان تمام کی خدمت میں اور نظارت خدمت دردیشان کی خدمت میں نیز الفضل اور بدر کو بھجوائی جائیں :-

ناصرات الاحمدیہ جدید آباد کا سالانہ اجتماع

ناصرات الاحمدیہ جدید آباد کا سالانہ اجتماع زیر عہدائت محترمہ اعظم النساء صدر لیجنہ امامتہ برہی حال میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت شعیب مودے کے چند اشعار نظم و نثر لایں جماعت میں سے پڑھے گئے۔

مقابلہ ناصرات الاحمدیہ گروپ اول

نمبر کے مطابق خلد بیگم اول اور صادقہ سلیہ دوم قرار پائیں۔

تقریری مقابلہ گروپ اول :-

اول: امینہ الخدیجہ دوم: صادقہ امیر اور خالہ بیگم اس کے بعد گروپ ۲ کے اپنا مقابلہ اپنے نواز سے شروع کیا۔

مقابلہ حفظہ قرآن مجید :-

اول: امینہ الخدیجہ برترین دوم: عظمت برین

تقریری مقابلہ :-

اول: عظمت برین۔ امینہ الخدیجہ برترین۔ دوم: رفیعہ بیگم آخر میں سب سے چوٹی بچوں کا مقابلہ ان کے تلامذہ سے شروع ہوا۔

پہلے سب سے جہاں سے نکلا گروہی میں اسلام کا بول بالا پڑھیں تھی تھی پھر بچوں نے بہت جرأت اور دلیری سے جہر لیا جو اپنے بڑھاپوں میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔

مقابلہ حفظہ قرآن گروپ سوم :-

اول: بشری برین دوم: فوزیہ بیگم اور امینہ الخدیجہ

تقریری مقابلہ :-

اول: بشری برین اور فوزیہ بیگم دوم: جنبہ صدیقہ اور امینہ بیگم دعا کے بعد اجتماع کی کاروائی ختم ہوئی۔

(امینہ الخدیجہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ جدید آباد)

دلچسپا

خاک رکے ہاں دوسری بھی تولد ہوئی ہے۔ جس کا نام سیدہ طلعت النساء تجویز کیا گیا ہے جو ولودہ کی صحت دس ماہ اور درازی عمر اور قوت العین بھنے کے لئے عاجز ڈھاکہ درخواست ہے۔ نیز خاک رکے دوسرے بچوں کے سے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین دینی کے علوم سے نوازے پانچ روپے شکلا خند میں ادا کیے ہیں۔

خاک رکے ناصر احمد شیوگر

نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت ۱۹۶۲ء

نیرانتظام لجنہ اماء اللہ مرکبہ آڑوہ گت ۱۹۶۲ء کے لجنات بھارت کا مقرر کردہ دینی نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا تھا۔ جو سینہ قادیان کے لئے پارہ اکہ نفع آخراں ترمیم برون لجنہ کے لئے پہلے چار رکوع با ترجمہ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ کا ڈیٹا تھا جسنا زہ مسد میں داخل ہونے کی ذمہ دہنیں کی رقم زبانی اور دینی سلمات کا کرس رکھا گیا تھا۔ قادیان کی کل ۱۰۹ بھارت نے امتحان دیا جس میں سے ۱۰۴ کامیاب ہوئیں۔ چودہ برون لجنات کی ۱۱۲ بھارت نے امتحان دیا اور ۱۰۴ کامیاب ہوئیں۔ قادیان کی لجنہ کا ڈیٹا آڑوہ گت کا نصاب زیادہ تھا اس لئے پوزیشن علیحدہ رکھی گئی ہے۔

قادیان :- اول امہ النصار ۹۹ دویم عائشہ سلطانہ المیرنیم احمدیہ ۹۹ سوم بشری بیگم بدشر سوم امہ الحفیظ ربانی ۹۹ چہارم بشری طیبہ علیہ محمد انعام صاحب غوری ۹۹

بھارتی لجنات میں چودہ لجنات کا کس میں مقابلہ ہوا۔

اول محترمہ امہ الباری صاحبہ حیدرآباد ۹۹ دویم محترمہ نورجمال صاحبہ فتحیہ یاروہ (آڑوہ) ۹۹ سوم محترمہ امہ الحمید صاحبہ حیدرآباد ۹۹ محترمہ امہ القیوم صاحبہ حیدرآباد ۹۹ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ چنٹہ لفظ ۹۹ چہارم محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ۸۸

اشراف نے ان تمام بھارت کو دینی امتحان میں کامیاب ہونا مبارک کرے اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین پوزیشن لینے والی بہنوں کے انامات اور کامیابی حاصل کرنے والی بہنوں کی سندات جلد بھجوائی جائیں گی۔ اللہ اعلم

نوٹ :- آئندہ امتحان لجنہ اماء اللہ کی سکیم پر لجنہ کو بجا دی گئی ہے۔ اگر ذلی ہوا اطلاع دیں۔ کتاب امتحان کے لئے جلد سے جلد دفتر لجنہ مرکبہ سے ملو گئیں۔ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کو نصاب لکھوا دیں۔ اور اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ بہنوں کو نصاب میں شامل کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکبہ

- ۸۲ محترمہ امہ اللہ بیگم امیر ملک صلاح العین صاحبہ
- ۸۳ ناصرو بیگم بشیر بانڈی صاحبہ
- ۸۵ نورجمال امیر عبدالقادر صاحبہ
- ۸۶ نصرت بیگم عبدالعظیم صاحبہ
- ۸۷ حدسیہ فاطمہ غائب صاحبہ
- ۸۸ آمنہ بیگم مرزا زمان صاحبہ
- ۸۹ اشرف النساء موسیٰ صاحبہ
- ۹۰ اختر النساء بشیر کلاذخان صاحبہ
- ۹۱ نصیرہ بانو حکمت اللہ صاحبہ
- ۹۲ حاجہ بیگم محمد حسین صاحبہ
- ۹۳ بشری بیگم منظر احمد صاحبہ
- ۹۴ عظیم النساء مبارک خان صاحبہ
- ۹۵ ہدایت بانو محمد احمد صاحبہ
- ۹۶ حسنی بیگم قریشی فضل حق صاحبہ
- ۹۷ سعادت النساء محمد الدین صاحبہ
- ۹۸ طاہرہ سلیمہ سعید احمد صاحبہ
- ۹۹ رشیدہ بیگم محمدین صاحبہ
- ۱۰۰ نسیم اختر بشیر احمد صاحبہ
- ۱۰۱ رشیدہ بیگم محمدین صاحبہ
- ۱۰۲ زبیدہ سلطانہ عبدالکلی صاحبہ
- ۱۰۳ محترمی بیگم محمدین صاحبہ
- ۱۰۴ اشدرکھی شریف صاحبہ
- ۱۰۵ مبارک بیگم حافظ عبدالعزیز صاحبہ
- ۱۰۶ ظلم بانو بابا بلال صاحبہ
- ۱۰۷ شہیدہ ناز زبید احمد صاحبہ

اخبار قادیان

مقام چوہدری بدرالدین صاحب عامل حزل سیکریٹری وکل ایجن احمدیہ تاحضرت سے ۵۵ گروہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کامل صحت کے لئے ذمائی درخواست ہے۔

حورہ ۳۳ علم مولیٰ بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ کی امیر محترمہ کو گنے سے دائمی باذریہ شدید پرت آئی ہے دو دن قبل انہوں نے اپنے بچے کے ہتھکڑیاں لگنے۔ ہر دو کی کامل صحت کے لئے تمام اجباب جماعت سے ذمائی درخواست ہے۔

حورہ ۱۰۶ کو حکم زیادہ صاحبہ کو ذمہ دہن کو اشدت سے نے پورا پورا علاج فرمایا۔ تمام علاج نام نکلے۔

درخواست ذمہ دار

ملازم بدرالدین صاحب آنسواری کی داندہ محترمہ بیمار ہیں اگر ہمیں بزرگان سلسلے سے محترمہ کو صحت کاملہ اور ملازم کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ذمائی درخواست ہے۔ خاکر محمد ارب ساجو

۴۰ خاکر ہ کی دائرہ کے ہیٹ میں درج ہے۔ شنایابی لیب و دعا کی درخواست ہے۔

| لجنہ اماء اللہ قادیان | |
|-----------------------|--------------------------------------|
| ۱ | غزویہ بشری بیگم قریشی |
| ۲ | نصرت بیگم بدر |
| ۳ | رشیدہ سلطانہ عبدالقادی صاحبہ |
| ۴ | امہ الرشیدہ ابراہیم صاحبہ |
| ۵ | امہ العظیم محمد حسین صاحبہ |
| ۶ | ناقصہ بیگم |
| ۷ | ناصرہ سلطانہ |
| ۸ | امہ النصار بنت محمد ابراہیم صاحبہ |
| ۹ | جمہور لغت |
| ۱۰ | بشری بیگم بنت محمد صفا |
| ۱۱ | امہ النصار مسعودہ |
| ۱۲ | سعادت بیگم |
| ۱۳ | امہ الرقیق بانڈی صاحبہ دوم |
| ۱۴ | غزویہ مبارک بنت ذاکر بشیر احمد صاحبہ |
| ۱۵ | سلیمہ بیگم |
| ۱۶ | بشری عدلیہ تنگلی |
| ۱۷ | امہ اللطیف سندھی |
| ۱۸ | امہ النصار بنت اول |
| ۱۹ | امہ الرقیق بنت مولیٰ بشیر احمد صاحبہ |
| ۲۰ | جمیلہ سلطانہ عبدالعزیز صاحبہ |
| ۲۱ | بشری صادقہ |
| ۲۲ | بشری بیگم بدشر سوم |
| ۲۳ | بشری صادقہ بنت ذاکر بشیر احمد صاحبہ |
| ۲۴ | امہ الحفیظہ بنت غلام ربانی صاحبہ |
| ۲۵ | انصاف بیگم |
| ۲۶ | غزویہ بیگم |
| ۲۷ | غزویہ بیگم |
| ۲۸ | غزویہ بیگم |
| ۲۹ | غزویہ بیگم |
| ۳۰ | غزویہ بیگم |
| ۳۱ | غزویہ بیگم |
| ۳۲ | غزویہ بیگم |
| ۳۳ | غزویہ بیگم |
| ۳۴ | غزویہ بیگم |
| ۳۵ | غزویہ بیگم |
| ۳۶ | غزویہ بیگم |
| ۳۷ | غزویہ بیگم |
| ۳۸ | غزویہ بیگم |
| ۳۹ | غزویہ بیگم |
| ۴۰ | غزویہ بیگم |
| ۴۱ | غزویہ بیگم |
| ۴۲ | غزویہ بیگم |
| ۴۳ | غزویہ بیگم |
| ۴۴ | غزویہ بیگم |
| ۴۵ | غزویہ بیگم |
| ۴۶ | غزویہ بیگم |
| ۴۷ | غزویہ بیگم |
| ۴۸ | غزویہ بیگم |
| ۴۹ | غزویہ بیگم |
| ۵۰ | غزویہ بیگم |
| ۵۱ | غزویہ بیگم |
| ۵۲ | غزویہ بیگم |
| ۵۳ | غزویہ بیگم |
| ۵۴ | غزویہ بیگم |
| ۵۵ | غزویہ بیگم |
| ۵۶ | غزویہ بیگم |
| ۵۷ | غزویہ بیگم |
| ۵۸ | غزویہ بیگم |
| ۵۹ | غزویہ بیگم |
| ۶۰ | غزویہ بیگم |
| ۶۱ | غزویہ بیگم |
| ۶۲ | غزویہ بیگم |
| ۶۳ | غزویہ بیگم |
| ۶۴ | غزویہ بیگم |
| ۶۵ | غزویہ بیگم |
| ۶۶ | غزویہ بیگم |
| ۶۷ | غزویہ بیگم |
| ۶۸ | غزویہ بیگم |
| ۶۹ | غزویہ بیگم |
| ۷۰ | غزویہ بیگم |
| ۷۱ | غزویہ بیگم |
| ۷۲ | غزویہ بیگم |
| ۷۳ | غزویہ بیگم |
| ۷۴ | غزویہ بیگم |
| ۷۵ | غزویہ بیگم |
| ۷۶ | غزویہ بیگم |
| ۷۷ | غزویہ بیگم |
| ۷۸ | غزویہ بیگم |
| ۷۹ | غزویہ بیگم |
| ۸۰ | غزویہ بیگم |
| ۸۱ | غزویہ بیگم |
| ۸۲ | غزویہ بیگم |
| ۸۳ | غزویہ بیگم |
| ۸۴ | غزویہ بیگم |
| ۸۵ | غزویہ بیگم |
| ۸۶ | غزویہ بیگم |
| ۸۷ | غزویہ بیگم |
| ۸۸ | غزویہ بیگم |
| ۸۹ | غزویہ بیگم |
| ۹۰ | غزویہ بیگم |
| ۹۱ | غزویہ بیگم |
| ۹۲ | غزویہ بیگم |
| ۹۳ | غزویہ بیگم |
| ۹۴ | غزویہ بیگم |
| ۹۵ | غزویہ بیگم |
| ۹۶ | غزویہ بیگم |
| ۹۷ | غزویہ بیگم |
| ۹۸ | غزویہ بیگم |
| ۹۹ | غزویہ بیگم |
| ۱۰۰ | غزویہ بیگم |

اگر کوئی شخص یا شخصیت کو اس سلسلے میں کوئی شک یا سوال ہو تو اسے اپنے اپنے مقام پر لکھ کر ارسال فرمائیں۔

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مولانا ابوالحسن علی Nadwi صاحب ایماہ فرماتے ہیں

میرا پیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں عموماً اور ویسے عوامی خدمت دین کا نصف ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے اپنا اہتمام میں جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے۔ اس میں ان کا ذمہ داروں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ **الَّذِينَ يَقْتُمُونَ الصَّلَاةَ وَرِشَابًا رَقِيقًا**۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجالاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچہ کرتے ہیں۔

اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا بچاں فیصدی حصہ انفاقاً فی سبیل اللہ کے تسلسل دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے۔

ناظرینت المال (ادام) قادیان

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اس کی ادائیگی فرض ہے۔ کوئی دوسرا چیزہ زکوٰۃ کا تمام تصور نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت طفیلہ المسیح اثنی عشری اللہ عنہ کے ارشاد کی رو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارشیں ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الا جا ہے اسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشنے آمین پ

13 اپریل 1975ء ناظرینت المال (ادام) قادیان
9 محو 12

منظوری انتخاب عبد پیران جہا احمدیہ بچو پورہ سہارنپور

حضور
جزل سیکرٹری
سیکرٹری تبلیغ
نشر و اشاعت
سیکرٹری مال
یہ منظوری ۱۲۵۴ھ سے سہراپریل شہہ تک ہے۔
معلم الحاج بشیر احمد صاحب بچو پورہ
خان حمید اللہ صاحب افغانی سہارنپور
محمد یعقوب صاحب بہادر آباد
ناظر اعلیٰ قادیان

درخواست دہا:۔ خاک راہ خاک را جیوا ہما کی عزیز سید تیز احمد صاحب ان دنوں ملازمت نہ ملنے کے باعث یہے کار میں۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ ڈاک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بہتر بنی روزگار خدمت میں کی توفیق دے تاکہ رصید توبہ احمد بونیشور اٹلیہ

آپنے علاقے سے باہر دوسرے صوبہ ولایت میں رشتہ ناطہ ملے کہ جس میں مرکز بہتر تنگ میں رہنا ہی کر سکتا ہے لہذا دست اس جماعتی نظام سے خود فائدہ اٹھائیں۔
ناظر اعلیٰ جامعہ قادیان

مبلغین و مسیلمین کرام کی خالص توجہ کیلئے

سیدنا حضرت طفیلہ المسیح اثنی عشری اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ نے بحمدہ اللہ کے بابرکت و در خلافت نائنہ میں دینی تحریکات کا ایک زندہ سلسلہ جاری ہے۔ جن میں تہجدی، نسلیں، اطفال اور اقتصاد کا ہر پہلو کو برقرار رکھا گیا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ساتھ ایک نیا اور شاد و بولچا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عنہم اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں کہ۔

”اے احمدی بچو! اے مرد با آبرو! اے عورتو! یہ وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دینا چاہتا ہے۔ تم اس کے لئے اپنی اور روحانی قربانی کا ایسا اعلیٰ فائدہ پیش کر دو کہ تم ہی اعلیٰ انعام کے حقدار قرار دئے جاؤ۔“

سیدنا حضرت الصلیح اللہ عنہم اللہ تعالیٰ نے عنہ نے فرمایا کہ:۔
”میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقت کی طرف توجہ کرے۔ اور اپنے آپ کو توجہ کا مستحق بنائے۔ یہ صفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے اس سلسلہ میں حضرت الصلیح اللہ عنہم اللہ تعالیٰ نے مبلغین کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ:۔

”میں مبلغین کو توجہ دلاتا ہوں کہ تم جماعتوں کو منظم کرو۔ ان جماعتوں کے چندوں کو بڑھانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ سال کے ہر وجہ جماعتوں کا بجٹ آئے تو تم اسے دیکھو کہ کہہ سکیں کہ ان جماعتوں کے چندوں میں اتنا زیادتی ہو گیا ہے کہ ہم بنا علم آسانی سے رکھ سکتے ہیں:“

حضور بالا ارشادات کی روشنی میں امد ہے جو مبلغین و مبلغین صاحبان وقت جدید کے چندوں کی دہمگی کے سلسلہ میں بقایا سیکرٹریان وقت جدید و سیکرٹریان مال سے تعاون فرما کر زمین شناسی کا ثبوت دینے اور عند اللہ باہر ہوں گے۔

انچارج وقت جدید ناظرینت المال قادیان

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور تعداد میں اضافہ نیز حالات میں تہجدی کی وجہ سے رشتہ ناطہ کے معاملات میں کچھ مشکلات بھی محسوس کی جا رہی ہیں۔ بعض دوست اپنی بھون کے لئے مناسب رشتے ملنے کا لئے کے لئے مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ نظارت امر عام کو مطلع ہیں۔ مگر اپنے لاکوں کے مستقل یہ ذمہ ہے کہ ان کے لئے موزوں رشتہ ہم خود ہی تلاش کریں گے۔ عموماً ایسے دوست فقط بکر رشتہ کے اپنے لئے مستقل نوعیت کی بریلینی پیدا کر لیتے ہیں لاکوں اور لاکوں کے لئے رشتہ کی تلاش کا یہ طریق درست معلوم نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ جب مرکزی دفتر میں اگر صرف لاکوں کے ہی کالٹ ہوں گے تو ان کے لئے موزوں رشتے ملنے کا نام میں مرکز کیونکر دکر سکتا ہے۔ لہذا موزوں رشتوں کے خواہش مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے لاکوں اور لاکوں دونوں کے کالٹ نظارت بنا کر بھجوائیں۔ تاکہ نظارت بنا موزوں رشتے ملنے کا نام میں احباب جماعت کی مدد کے امر اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے قابل شادی لاکوں اور لاکوں کی فہرست

درد دلہیت و عمر تعلیم روزگار و دیگر نظارت بنا کر اس امر میں فرمائیں۔ تاکہ اس سلسلے میں پیش آ رہی مشکلات کے بارہ میں مرکزی طرف سے احباب کی رہنمائی کی جاسکے۔ مرکزی مبلغین و مبلغین وقت جدید کے تعاون سے قلمی طور پر یا اپنے علاقے میں رشتے ملنے کیلئے زیادہ مفید ثابت ہوں گے۔ آم